رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

THE ALHAKAM

QADIAN

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

ہفتہ وار

مدینۃ المسیح

مدیر

شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
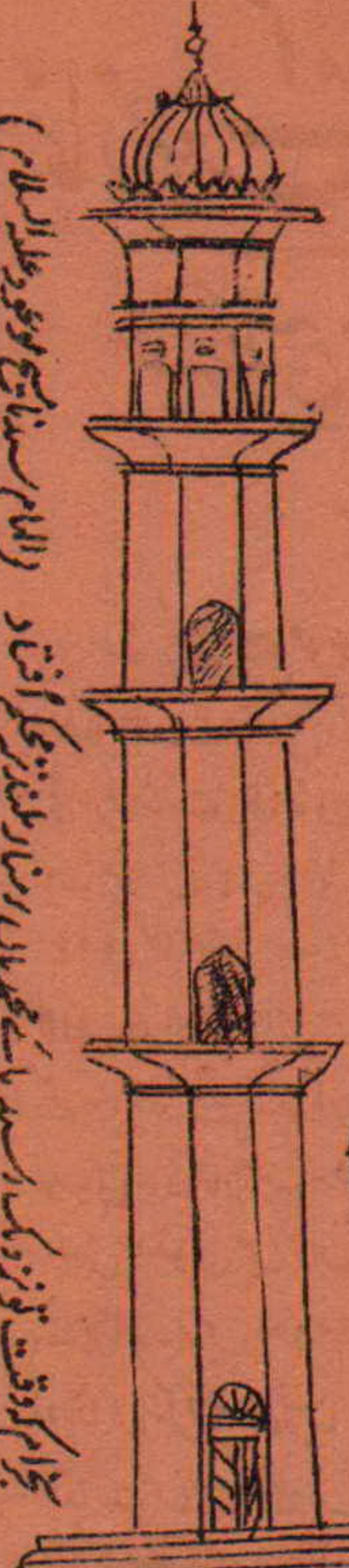
دارالامن والامان قریۃ المبارک قادیان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔

نمبر (۲۱) | مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹۲۵ء | جلد (۲۷)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ آجکل قومی اخلاق کی اصلاح اور درستی کی طرف خصوصیت سے مبذول ہے اسی موضوع پر متواتر خطبات دے رہے ہیں۔ خاندان نبوت میں خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح خیریت ہے۔

(۲) انٹرینس کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے ۲۳ میں سے ۱۴ طالب علم کامیاب ہوئے۔

(۳) ۳ جون سنہ ۱۹۲۵ء سالگرہ ملک معظم کی تقریب پر ہر دو سکولوں اور دفاتر صیغہ جات میں تعطیل رہی۔

(۴) یادگیر (دکن) سے سیٹھ حسن مع چند احباب کے تشریف لائے سیٹھ صاحب سلسلہ کے مخلص خادم ہیں اور نہایت خاموشی کے ساتھ وہ سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کے خرچ پر یہاں ۱۸ طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ہر سال وہ متعدد احباب کو اپنے خرچ پر قادیان لاتے ہیں۔ غرض سلسلہ کی خدمت کے لئے ان کے دل میں ایک مخلصانہ اور بے ریا جوش ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کو اپنے تمام مقاصد میں کامیاب کرے۔ (آمین) +

سیرت مسیح موعود علیہ السلام

(شمائل و اخلاق کا دوسرا حصہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے باب شمائل و اخلاق کا دوسرا حصہ شائع ہو چکا ہے اور خریداران سیرۃ کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے جن احباب کو اب تک نہ ملا ہو۔ وہ ازراہ کرم جلد منگوالیں۔ کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھاپی جا رہی ہیں وہ ازراہ کرم منگوالیں کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھاپی جا رہی ہیں۔ جو احباب پہلے سے خریدار نہیں ہیں وہ بھی طلب کرلیں شمائل و اخلاق کے دو حصے شائع ہوئے ہیں۔ دو اور ہونگے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو سالانہ جلسے تک باقی دونوں حصے بھی مکمل ہو جائینگے۔ شائع شدہ ہر دو حصص کی قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲ ہے۔ حیات النبی کے دو حصوں کی بھی کچھ جلدیں دفتر میں موجود ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کے حالات درج ہیں۔ قیمت ہر دو جلد تین روپے تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ تمام درخواستیں بنام

منیجر اخبار الحکم قادیان دارالامان ہونی چاہیئے۔

درخواست دعا

ہمارے ایک مخلص بھائی مخدوم محمد افضل خاں صاحب سب انسپکٹر بعض ابتلاؤں میں ہیں احباب ان کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رکھے اور ہر قسم کی تکلیفوں سے امن بخشے۔ (آمین)

نماز جمعہ کے متعلق بنگالی گورمنٹ کی قابل شکریہ احکام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارادے کیونکر پورے ہو رہے ہیں؟

ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی گورنمنٹیں توجہ کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آغاز ۱۸۹۶ء میں تعطیل جمعہ کے متعلق ایک تحریک کی تھی۔ آپکا ارادہ تھا کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے مسلمانوں کے دستخط لیکر گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک میموریل بھیجیں۔ چنانچہ آپنے یہ کام شروع کر دیا۔ مگر علماء سوء کی مخالفت نے (باوجودیکہ یہ اسلامی شوکت کے اظہار کا ایک ذریعہ تھا) اس میں ایک روک ڈال دی۔ آپکے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی طرف توجہ کی۔ اور نماز جمعہ کے وقت میں تعطیل کی تحریک کو جاری رکھا بعض صیغوں میں اس کی منظوری بھی ہوئی لیکن بنگالی گورنمنٹ نے جو تازہ ترین احکام اسبارہ میں جاری کئے ہیں وہ نہایت ہی حوصلہ افزا اور قابل شکر گزاری ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف اوقات میں جن تحریکوں کو شروع کیا وہ آخر کامیاب ہوئیں۔ مثلاً آپنے مذہبی مناظرات کی اصلاح اور سب وشتم کے انسداد کے لئے دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کا ارادہ فرمایا۔ لیکن علماء سوء نے اس کی بھی مخالفت کی۔ آخر گورنمنٹ نے کسی دوسری صورت میں مذہبی مناظرات میں سب وشتم کا انسداد کر دیا اور ایسے لوگوں پر مقدمات کرکے بتایا کہ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔

آپنے ہندو مسلم اتحاد کا سب سے پہلے پیغام دیا اور اس میں گائے کے متعلق اہم سوال کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاتا تھا۔ مگر اس کی مخالفت بھی ان علماء نے کی اور اس کا نتیجہ جو انھیں بھگتنا پڑا ہے۔ وہ ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو معاہدہ اہل ہنود سے پیغام صلح کے ذریعہ لینا چاہتے تھے وہ نہایت شاندار اور عظمت اسلام کو قائم کرنیوالا تھا مگر سیاسی تحریک میں جس طرح پر اتحاد کی مٹی پلید ہوئی اور اب جو اس کے خطرناک نتائج پیدا ہوئے وہ سب کو معلوم ہیں۔ آخر ہندو مسلمانوں میں اتحاد ہوگا اور وہ اسی راستے ہوگا جو خدا کے برگزیدہ نبی نے بتایا ہے

غرض اس کے ارادے، اس کی خواہشیں جو اس کی اپنی نہ تھیں بلکہ خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت تھیں پوری ہو کر رہیں گی اور دنیا پر ثابت کریں گی کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ان تحریکوں میں سے ایک تحریک تعطیل جمعہ بھی ہے۔ میں اسبات کا ندامت سے اقرار کرتا ہوں کہ ہم نے اس تحریک کو مسلسل جاری نہیں رکھا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس کے کامیاب ہونے کے سامان کر رہا ہے۔ چنانچہ بنگال گورمنٹ ۲۹ رمئی ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل پریس کمیونک اس کے متعلق شائع کیا ہے:۔

"کلکتہ ۲۹ رمئی ۱۹۲۵ء۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے معاملہ میں مسلمان ملازمان گورمنٹ کو بہتر آسانیاں بہم پہنچانے کے خیال سے گورنر باجلاس کونسل نے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ جن میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جمعہ کے دن صوبہ کی تمام فوجداری اور مالی عدالتیں ۱۲ ½ بجے سے ۲ بجے دوپہر تک اپنا کام ملتوی کر دیں دفاتر میں کام بالکل بند نہ کیا جائے گا بلکہ دفاتر کے مسلمان ملازموں کو اجازت ہوگی کہ اسوقت چلے جائیں۔ جبوقت عدالتیں بند ہوں گی۔ پبلک کے جن آدمیوں کا دفتروں میں کام ہوا ان میں سے مسلمانوں کو ان گھنٹوں میں بلایا نہیں جائے گا۔ ضلع کے افسروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اسوقت کے حالات کے مطابق آگے پیچھے کر سکیں یا بڑھا سکیں۔ مثلاً اس حالت میں کہ مسجد عدالت سے کتنے فاصلہ پہ ہے اور ان کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ گورنمنٹ کی یہ خواہش ہے کہ اس پولیسی پر عمل درآمد کیا جانا چاہیئے تاکہ تمام مسلمان ملازموں یا عدالتوں اور دفتروں میں کام والے مسلمانوں کو نماز جمعہ ادا کرنے کی پر ایک سہولت دی جائے گی"

بنگالی گورمنٹ کا یہ فعل ہر طرح سے قابل تحسین وشکر گزاری ہے اور میں احمدی جماعت کی طرف سے اس نیک تحریک کے لئے بنگال گورمنٹ کا شکر گزار ہوں۔ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی گورنمنٹوں سے بھی یہی توقع ہے کہ وہ بنگال گورمنٹ کے اس نیک کام کی تقلید کرینگی +

میں ایک بار پھر بنگال گورمنٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام اسلامی انجمنوں کو اور ناظر صاحب امور عامہ کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر تمام صوبوں کی گورنمنٹوں کو توجہ دلائیں گے نیز اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ یہ تعطیل کم از کم تین گھنٹے کے لیئے ہونی چاہیئے کیونکہ اس سے کم وقت اس نماز پر صرف نہیں ہوتا۔ امید ہے کہ توجہ کی جائے گی۔

احباب کو چاہیئے کہ توسیع اشاعت الحکم میں حتی الامکان کوشش فرمائیں (ایڈیٹر)

انتقال پُرملال

سب جے پور سے نہایت ہی المناک اور پر ملال وہ خبر پہنچی کہ ۲۵ مئی ۱۹۲۵ء کو ۹ بجے صبح کے چودھری نذیر احمد خاں صاحب وکیل جے پور کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چودھری نذیر احمد خاں صاحب راجپوت قوم کے ایک روشن ستارے تھے۔ وہ سراسر قومی درد تھے گذشتہ فتنہ ارتداد کیوقت جس خلوص اور تن دہی سے انھوں نے خدمت کی ہے اسکی نظیر کم ملیگی۔ بلکہ سچ پوچھو تو وہی شبانہ روز محنت اور متواتر سفروں کی مشقت ان کے لیئے موت کا موجب ہوگئی۔ ان ایام میں باوجود بیمار ہونے کے انھوں نے نہ دن کو دن اور نہ رات کو رات سمجھا۔ وہ ہروقت اپنی قوم کی خدمت کے لیئے کمربستہ رہتے تھے۔ ان کی تقریریں ایک راجپوتی جوش اور اخلاص کی شان نمایاں ہوتی تھی۔

علماء سوء کی کاوستانیوں سے تنگ آجاتے تھے آخر انکا درد دل اور اخلاص غالب آجاتا تھا۔ اپنی چلتی ہوئی وکالت پر لات ماردی اور اس فتنہ انسداد کے لیئے مالی نقصان کی کبھی پرواہ نہ کی پنجاب کے بھی انھوں نے کئی سفر کیئے۔ قادیان بھی آئے اور احمدی جماعت کی خدمات کے اخلاص سے دلدادہ تھے۔ اور بڑے بڑے مجمعوں میں اسکا اعلان کیا۔ اور علماء سوء سے برا بھلا بھی سُنا۔ مگر کسی کی پرواہ نہ کی۔ سنسکرت کے بہت بڑے عالم تھے۔ اور قومی وقار اور حیثیت کے لحاظ سے راجپوتانہ میں ممتاز تھے جے پور میں انھوں نے مسلم راجپوت اسکول اسی غرض سے جاری کیا کہ مسلمان راجپوتوں کی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت اسلامی اصول پر ہو سکے اور ارتداد کے فتنہ سے وہ آئندہ کے لیئے محفوظ ہو جائیں

سکول کے ساتھ ایک ریڈنگ روم بھی جاری کیا۔ غرض اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے یہی خیال اور یہی دھن تھی +

مسلم راجپوت قوم کو چودھری صاحب کی وفات پر بہت بڑا دھکا لگا ہے۔ امید ہے کہ کوئی نو مسلم راجپوت نوجوان اسی قسم کا درد اور اخلاص لیکر مرنے والے کی جگہ لیکر کھڑا ہو جائے گا۔ چودھری صاحب نے اپنی یادگار صرف ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ عرصہ ہوا کہ ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا تھا مگر قومی مشاغل اور ضروریات میں مصروف رہنے کی وجہ سے انھوں نے دوبارہ شادی نہ کی۔ ہمارے سلسلہ کے ساتھ انھیں بہت محبت اور اخلاص تھا اور وہ اس کی صداقت کے قائل تھے۔ بیعت کرلینے پر بھی آمادہ ہوئے تھے۔ مگر انھیں یہ امر سنگ راہ ہوا کہ میرے احمدی ہوجانے سے جو کام میں اب کر رہا ہوں دھکا لگے۔ یہ ان کی غلطی تھی۔ بہرحال اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے اور وہ غفور الرحیم ہے چودھری صاحب کی وفات یقیناً ایک قومی صدمہ ہے مسلم راجپوتوں اور دوسرے مسلمانوں کی امید ہے کہ وہ ان کے قائم کردہ سکول کو ترقی دینے میں کسی قربانی کی [illegible] چودھری صاحب کے خاندان سے اس معاملہ میں عام [illegible] +

سچی باتیں

آپ نے کبھی اندازہ کیا ہے کہ آپ کے وقت عزیز کا کتنا حصہ خدا کی یاد اور اس کی مخلوق کی خدمت میں صرف ہوتا ہے اور کتنا اپنے نفس کی ناز برداریوں میں؟ آپ نے کبھی حساب لگایا ہے کہ آپ کی کمائی کا کتنا حصہ خدا کی راہ میں اس کے دوسرے بندوں کے کام آتا ہے اور کتنا اپنے نفس کی خاطرداریوں میں اٹھ جاتا ہے؟ آپ نے اپنے دل کو ٹٹول کر کبھی یہ دیکھا ہے کہ اس پر سب سے زیادہ ہیبت کس چیز کی طاری رہتی ہے! آیا خدا کی؟ خدا کے احکام کی؟ رسول کے پیامات کی؟ اور یا پھر سرکار کی؟ برادری کی یا دنیا والوں کی؟

آپ نے اپنے نفس کا جائزہ لے کر کبھی اس کا کھوج لگایا ہے کہ آپ کو سب سے زیادہ مزہ کس چیز میں آتا ہے۔ آیا قرآن سننے میں؟ نماز پڑھنے میں؟ اور خدمت خلق کرنے میں؟ یا پھر اچھے کھانے اور اچھے لباس میں؟ یا دوستوں کے جمگھٹے میں؟ اور اپنی تعریف سننے میں؟ کیا آپ کے خیال میں وقت کے ایک ایک لحظہ کی آمدنی ایک ایک پیسہ کی جسم کی ایک ایک حرکت کی، زندگی کی ایک ایک سانس کی بابت سوال نہ ہوگا؟ یا اس بازپرس سے بچ جانے کی کوئی صورت آپ نے سوچ لی ہے۔؟

قبل اس کے کہ یہ حساب میں داخل کرنا پڑے ایک مرتبہ آپ خود اپنی جگہ پر دوست آشناؤں کے مجمع سے الگ تنہائی میں بیٹھکر اپنی ساری عمر پر ایک نظر کر جائیے اور ذرا سوچیے کہ عمر عزیز کا کتنا حصہ اب تک خدا کی مرضی کے موافق بسر ہو چکا ہے؟ اپنے انفرادی اور اجتماعی فرائض کا آپ کہاں تک اہتمام کر سکے ہیں؟ خالق و مخلوق کے حقوق کس حد تک ادا ہو سکے ہیں۔ نماز کی پابندی کس حد تک قائم رہی ہے۔؟ روزہ زکوٰۃ اور حج کے فرائض کہاں تک ادا ہوئے ہیں؟ اللہ کا خوف دل میں رہا ہے۔؟ رسول کی محبت سے گوشہ قلب منور ہے؟ ایمان کی لذت و حلاوت سے طبیعت آشنا ہے؟ مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی و خلوص کا احساس رہا کیا ہے؟ والدین کی خدمت گزاری کی توفیق ملی ہے؟ میراث میں سے لڑکیوں، بہنوں اور پھوپھیوں کو ان کے شرعی حقوق دیے ہیں؟ غیروں کی غلامی سے نکل کر خدا کی غلامی میں آنے کی پوری کوشش کی ہے؟ بچوں کی تعلیم و تربیت میں ان کے حسن و عمل و خیر و عافیت کا خیال زیادہ رہا کیا ہے۔ یا انکی آمدنی و ملازمت کا؟ اپنے خاندان اور اپنے گھر کی جو بیہودہ رسمیں جو خلاف شریعت برپا دیکھیں ان کے مٹانے میں اپنی والی پوری کوشش کر دیکھی؟ فضول خرچی و بدزبانی پر قابو کبھی

کیا یہ سوالات آپکے نزدیک لغو، بے نتیجہ، و ناقابل التفات ہیں؟ آپکے ہاں چوروں نے کبھی نقب نہیں لگائی پھر بھی آپ اپنی چیزوں کی حفاظت کی کتنی فکر رکھتے ہیں؟ آپکے کبھی سانپ نے نہیں کاٹا پھر بھی آپ برسات کے موسم میں اپنی کس قدر احتیاط رکھتے ہیں! پھر کیا موت یقینی واقعہ کی بابت فکر رکھنا چور اور سانپ کے بعید احتمالات سے بھی گئی گزری چیز ہے؟ کیا یہاں "کے مقابلہ میں" وہاں "کے خیال کو پیش نظر رکھنا ایسی ہی بے عقلی و بے دانشی ہے؟ کیا محمد رسول اللہ اور دوسرے رہبران برحق کی سمجھ (نعوذ باللہ) ہمارے سمجھداروں سے بھی کمتر تھی؟ کیا امام حسینؑ جیسوں نے اپنے "آج" کو اپنے "کل" پر قربان کر دیا خواہ مخواہ اپنی جان ضائع کر بیٹھے؟۔ (سچ)

جمعیۃ العلماء کا خزانہ خالی ہو گیا

۳۰ مئی ۱۹۲۵ء کو جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ دیوبند میں مفتی کفایت اللہ صاحب نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ، طائف اور دیگر مقدس مقامات کی تحقیقات کے لئے ایک نمائندہ بھیجا جاوے۔ جو اپنی آزادانہ تحقیقات کی رپورٹ ملک کے سامنے پیش کرے اسکے لئے پندرہ سو روپیہ مصارف کا اندازہ کیا گیا۔ مگر چونکہ جمعیۃ کے خزانہ میں روپیہ نہیں۔ اس لئے ۳۰ مئی تک انتظار کیا جاوے۔ اس کے بعد اگر روپیہ آ گیا تو سیر و سیاحت اور تبدیل آب و ہوا کے لئے ایک نمائندہ جائے گا۔ جمعیۃ کی اس دینی خدمت کی کون داد نہ دیگا۔ کیا جمعیۃ العلماء کے ارکان اپنی ذات سے ڈیڑھ ہزار روپیہ بھی جمع نہیں کر سکتے۔؟

حزب الاحناف کا فتویٰ زمیندار پر

لاہور کی حزب الاحناف کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا اور حزب الاحناف نے ایڈیٹر زمیندار کے خلاف فتویٰ کفر کا اعلان عین اس کے دفتر کے سامنے کیا اور ان الفاظ میں کیا گیا۔

"میرا فتویٰ ظفر علیخاں کے متعلق یہ ہے کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔ اور اس کا کفر اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی اور اب اس کو حق حاصل ہے کہ بلا عدت کسی دوسرے سے نکاح کر لے"

اس پر طرہ یہ کہ:۔

"جو شخص ظفر علیخاں کے کافر ہونے میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا اور اسکی بیوی پر بھی طلاق وارد ہو جائے گی"

مولوی ظفر علیخاں صاحب کو یقیناً اب کفر کی قیمت اور بھاؤ معلوم ہو گیا ہو گا اور اس کی سزا کا پتہ بھی لگ گیا ہو گا علماء کا وقار قائم رکھنے کے لئے اور شریعت کے احترام کے لئے اس کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اس فتوے کے آگے سر جھکا دے۔

مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب انھیں کچھ ہوش آنے لگا ہے اور انھیں اتحاد المسلمین کی ضرورت محسوس ہونے لگی ہے باوجودیکہ ہمیشہ وہ بعض دوسرے اسلامی فرقوں پر پھبتیاں اڑاتے رہے ہیں بلکہ اکابر، اولیا و صلحا پر ہنسی اڑا چکے ہیں ستارہ صبح کے مضامین ابھی تک موجود ہیں لیکن کس بھولے منہ سے کہہ رہے ہیں:۔

"ہمیں مذہب مقدس اسلام کے کسی فرقہ کے عقائد سے کوئی تعرض نہیں۔ لیکن اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ آج اسلام کو مخالفین کے نہایت شدید اور بے پناہ حملوں سے سابقہ پڑ رہا ہے۔ لہذا ہمارے علمائے کرام اور مشائخ عظام کا فرض ہے کہ باہمی اختلافات کی بلند آہنگی کو بند کر کے خدا اور رسول کے دین کی عزت و حرمت بچانے میں سرگرم ہو جائیں۔ آپس میں لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے کی تکفیر کرنے سے اسلام کا بھلا نہیں"

مولوی ظفر علیخاں صاحب کو یہ وعظ اب سوجھا ہے جبکہ گھر کو آگ لگی ہے۔ اس سے پیشتر دوسروں کو بُرا بھلا کہنا اور پھبتیاں اڑانا ان کا من بھاتا کھاجا رہا ہے۔ ضرورت اسی بات کی ہے۔ لیکن جب تک علماء سوء کا انسداد نہ ہوگا مسلمانوں کو اس بلا سے مخلصی نہیں ہوگی۔

خریداران الحکم کو ضروری اطلاع

الحکم کے خریداروں اور معاونین کو یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ اسوقت تک الحکم کے چلانے میں معقول رقم سالانہ کا خسارہ ہو رہا ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ بار بار اس کا ذکر کروں۔ میں اس سے زیادہ آپ کی کوئی مدد نہیں چاہتا کہ آپ اپنا ذمگی چندہ وقت پر ادا کر دیں اور حتی الامکان توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔ الحکم کے چند اخص معاون اور سرپرست ہیں جنھوں نے ہمیشہ اس کی اعانت کے لیئے اپنے ہاتھ کو لمبا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کی ان کو جزا دے گا۔

الحکم کی وصولی قیمت کا اب تک یہی طریق چلا آتا ہے کہ بذریعہ وی پی وصولی ہوتی ہے اور سوائے خاص صورتوں کے عام طور پر پیشگی قیمت وصول نہیں ہوتی باوجود اس کے کہ بعض دوست وی پی واپس کر دیتے ہیں اور امانت رکھوا کر واپس کرتے ہیں اس سے کارخانہ کو نقصان ہوتا ہے اسمیں کوئی حرج نہیں کہ وہ خریدار نہ رہنا چاہتے ہوں تو اخبار بند کر دیں۔ مگر یہ ایک خادم سلسلہ سے اچھا سلوک نہیں کہ اخبار لیتے رہیں اور وی پی واپس کریں۔ جن احباب کے ذمہ کسی قسم کا بقایا دفتر کا ہے ان کے نام وی پی جاری ہو رہے ہیں وصول کر کے اپنے خادم سلسلہ کی مدد کریں واپسی کے اخراجات ان کے حساب میں شامل ہوتے جاتے ہیں+

اور وی پی میں ہمیشہ کوئی پرانا پرچہ بھیجا جاتا ہے+

(عرفانی)

لندن کا بھنگی

لندن کے ساتھ بھنگی کا لفظ سن کر ناظرین گھبرائیں نہیں۔ لندن دولت برطانیہ کا مرکز، انگلستان کا پایہ تخت اور انگریزی تہذیب کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ وہاں بھی بھنگی ہوتے ہیں اور بھنگیوں کے تمام فرائض انجام دیتے ہیں۔

جو لوگ ہندوستان کے بھنگی کو جانتے ہیں وہ شاید اپنے ذہن میں لنڈن کے بھنگی کی صحیح تصویر نہ کھینچ سکیں۔ لنڈن کا بھنگی ایک بالکل مختلف شئے ہے۔ ایک ہندوستانی بھنگی روحانی اور جسمانی دونوں حیثیتوں سے غلاظت کا پتلا ہوتا ہے۔ اس کا لباس خراب، اس کے خیالات پست اس کے افعال ذبوں۔ اگرچہ وہ بنی نوع انسان کی مہتم بالشان خدمت انجام دیتا ہے اور اس لحاظ سے وہ یقیناً ایک قابل قدر ہستی ہے۔ مگر اس کا معیار زندگی بالکل پست ہے۔ اور پست ہونا بھی چاہیئے۔ اس لیئے یہاں عام معیار زندگی بھی بلند نہیں ہے اور بڑے بڑے شرفا و امرا کی حالت بھی اگر دیکھو تو اُن میں سے اکثر کی حالت حقیقی معیار سے گری ہوئی نظر آئے گی۔

لیکن انگریزی تہذیب کے مرکز میں اور ہی کچھ کیفیت ہے۔ وہاں کا بھنگی ایک معزز، پابند وقت، فرض شناس اور صاف ستھری ہستی ہے۔ کلکتہ کے مشہور انگریزی رسالہ "ماڈرن ریویو" میں سنت نہال سنگھ جو بڑے نکتہ ور اور مضمون نگار ہیں۔ لنڈن کے بھنگی کی دلچسپ لفظی تصویر پیش کی ہے اپنے مضمون کے آغاز میں وہ لکھتے ہیں:۔

میں بازار سے گزر رہا تھا کہ میری ایک انگریز پر نظر پڑی جو سڑک پر جھاڑو دے رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا فوٹو لے سکتا ہوں؟۔

میرے ہاتھ میں ایک طاقتور جرمن کیمرہ تھا اور میں اسکو خبر کئے بغیر اس کی تصویر کھینچ سکتا تھا۔ لیکن وہ ادنیٰ کام کے باوجود اس قدر معزز معلوم ہوتا تھا کہ میں نے اس سے اجازت لینا ضروری سمجھا۔

بھنگی نے میرے سوال کے جواب میں کہا " اگر آپ صرف دو منٹ انتظار فرمائینگے۔ تو بارہ بج جائینگے۔ یہ میرا کھانا کھانے کا وقت ہوگا۔ یہ وقت میرا اپنا وقت ہوگا اسوقت آپ شوق سے میری تصویر لے سکتے ہیں "

بھنگی باتیں کر رہا تھا۔ اور ایک چاندی کی گھڑی اسکے ہاتھ میں تھی جو حفاظت کے لئے ایک زرد سیلو لائڈ کے ڈھکنے میں بندھی تھی سنت نہال سنگھ لکھتے ہیں۔ میں نے اسکی تصویر تو لی مگر اسوقت جبکہ وہ ادائے فرض سے فارغ ہو چکا تھا اُس کی فرض شناسی اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ ادائے فرض کا وقت فوٹو کھچوانے میں صرف کرتا بھنگی سے باتیں کرنے پر معلوم ہوا کہ اُس نے باقاعدہ تعلیم نہیں پائی مگر وہ ذاتی مطالعہ سے اس قابل ہو گیا ہے کہ باقاعدہ اخبار اور کتابیں پڑھتا اور خط و کتابت کر سکتا ہے۔

بھنگی نے کہا کہ وہ پانچ سال کی عمر میں وہ کھیت سے کوے اُڑانے پر ملازم تھا۔ بڑا ہو کر ریلوے میں ملازم ہوا۔ اور بعد ازاں اُس نے بھنگی کا پیشہ اختیار کیا کیونکہ اس سے اُسے کافی تنخواہ مل جاتی ہے اور مطالعہ اور دیگر کاروبار اور تفریحی مشاغل کے لئے اُسے کافی وقت بھی مل جاتا ہے اُس نے بتایا کہ اُسے تقریباً چالیس روپیہ فی ہفتہ یعنی ایک سو ساٹھ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

میونسپل کمیٹی کے کاموں سے اس نے بے حد دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہ دیکھ کر سنت نہال سنگھ نے اس سے کہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ تم دوسرے افراد سے بہتر میونسپل کمشنر بن سکو گے۔ اس نے کہا کہ "بیشک! میرا یہ خیال ہے، کہ مزدوروں کو ضرور میونسپلٹی کمیٹی میں بھیجنا چاہیئے وہ تاجروں اور سرمایہ داروں سے بہتر کام کرینگے۔ ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ کس کام پر کیا صرف ہوتا ہے۔ اور کسی چیز کی اصلی لاگت کیا ہوتی ہے۔ ٹھیکہ دار اُن کو دھوکہ نہیں دے سکیں گے اور ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کرینگے "

مضمون نگار نے بھنگی سے دریافت کیا " تم ووٹ کس جماعت کو دیا کرتے ہو " روشن ضمیر بھنگی نے جواب دیا کہ میں نے کبھی ووٹ نہیں دیا۔ یہ سیاسی لوگ خواہ وہ آزاد خیال ہوں یا قدامت پسند۔ مزدوری پیشہ ہوں یا سرمایہ دار۔ دھوکہ باز لوگ ہوتے ہیں۔ الیکشن (انتخاب) سے ایک شب پہلے وہ تمہارے گھر آئینگے اور تمہارے ساتھ مصافحہ کریں گے۔ اور تمہارے بچوں کو بوسہ دیں گے۔ الیکشن کے بعد اگر تم اُن کے احاطہ میں چلے جاؤ تو وہ پتھر سے تمہاری خبر لیں گے اور فوراً مداخلت بیجا کے جرم میں مقدمہ چلائینگے۔ ایک دفعہ پارلیمنٹ میں داخل ہو جانے کے بعد وہ غریبوں کی بہت کم پرواہ کرتے ہیں۔ حضرت سعدی نے فرمایا ہے۔ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
گر نوشت است پند بر دیوار

اس لیے ہمیں لنڈن کے بھنگی سے سبق سیکھنے میں عار نہیں ہونا چاہیئے۔ لنڈن کا بھنگی ہمیں سکھاتا ہے کہ:۔

(۱) تمہارا کام خواہ کتنا ہی ادنےٰ ہو اُسے دلجمعی، دلچسپی اور خوشی سے کرو۔

(۲) وقت کی پابندی کو اپنا فرض اولین جانو۔ وقت پر اپنے کام پر جاؤ اور وقت پر کام چھوڑ دو۔

(۳) لباس کی صفائی اور پاکیزگی کو مقدم جانو۔

(۴) اگر تم نے سکول میں تعلیم نہیں پائی تو خود مطالعہ کا شوق پیدا کرو۔

(۵) اخبار اور کتابوں کا مطالعہ ضروری سمجھو کہ ان سے شہروں اور قوموں، ملکوں اور معاملات عالم کے حالات معلوم ہوتے ہیں

(۶) سیاسیات میں جو لوگ ریاکاری سے کام لیتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ عوام اس کو پسند نہیں کرتے۔

(۷) میونسپل کمیٹی اور کونسل کے انتخاب میں اپنے ووٹروں کو دھوکہ نہ دو کہ تمہاری عزت ووٹروں کے دلوں میں کوڑی کے برابر بھی نہیں رہتی۔

غرضکہ ہندوستان کا اعلیٰ و ادنیٰ ہر شخص لندن کے بھنگی سے کچھ نہ کچھ سیکھ سکتا ہے۔ یہ امر ہندوستانیوں کی خودداری کو مجروح کرنیوالا ضرور ہے مگر موجودہ حالت میں ہمیں ناگوار نہیں ہونا چاہیئے۔ (مسلم راجپوت)

الجمعیۃ الہندیہ مصر

(اغراض و مقاصد)

(۱) ہندوستانیوں میں عام طور پر اتحاد اور محبت کا پیدا کرنا
(۲) ہندوستانیوں کی فلاح و بہبودی کے لیے ہر ممکن ذریعہ اختیار کرنا۔
(۳) مصر میں ہندوستانیوں اور ہندوستان کو معزز شکل میں پیش کرنے کی کوشش کرنا۔
(۴) ہندوستانیوں کی مصر میں جائز اور قانونی حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن صورت اختیار کرنا۔
(۵) ہندوستانی تجارت کی فلاح و بہبودی کی مناسب طریق اختیار کرنا۔
(۶) علمی ترقی کے لئے ایک دار المطالع قائم کرنا۔
(۷) خوشی اور غمی کی تقریبوں میں اتحاد سے شریک ہونا۔
(۸) ہندوستان اور مصر کی سیاحت کرنیوالوں کو مفید معلومات دینا اور آسائش کی صورت پیدا کرنا۔
(۹) مصری اخبارات میں ہندوستان کے متعلق جو غلط فہمی ہو اُس کو دور کرنے کی کوشش کرنا۔
(۱۰) ہندوستان اور مصریوں میں دو شرقی قوموں کی حقیقت رابطہ پیدا کرنا۔
(۱۱) ہندوستانی غربا کی مناسب مدد کرنا اور بھیک مانگنے کے لئے آنیوالوں کو روکنے کے لیے اخلاقی اور ادبی صورت اختیار کرنا تاکہ ہندوستان بدنام نہ ہو۔
(۱۲) جو ہندوستانی یہاں فوت ہو جائیں۔ ان کے ورثاء سے پوری ہمدردی کرنا۔
(۱۳) ہندوستانیوں کے جھگڑوں کو عدالتوں میں جانے سے روکنا۔
(۱۴) مصر میں ہندوستانی سچی تمدن اور اخلاق کی صورت پیدا کرنا۔
(۱۵) اس انجمن کو دنیا کی انجمنوں کی جدید منظم اسلوب پر چلانا۔
(۱۶) لفظ ہندوستانی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو ہندوستانی جنسیت کا ہو یا اس کا باپ ہندوستانی ہو۔
(۱۷) انجمن ہذا مذہبی اور سیاسی امور میں کسی حالت میں دخل نہیں دے گی۔
(۱۸) انجمن کو حق ہوگا کہ وہ ہر اس ممبر سے جو انجمن کو نقصان پہنچانے کی فکر کرے کوئی مناسب سلوک کرے۔
(۱۹) ایک دوسرے کی بھلائی ہمارا فرض اعلےٰ ہوگا۔

فہرست عہدہ داران قاہرہ

رئیس سلطان عماد الدین اسکندر صاحب نائب رئیس فاتح محمد صاحب۔ معتمد۔ ظہیر الدین احمد صاحب امین الصندوق حاجی امام الدین صاحب۔ نائب امین الصندوق بابو فیروز الدین صاحب۔ سکریٹری شیخ محمود احمد صاحب۔ نائب سکریٹری بابو اندر سین صاحب وکیل شیخ محمد ابراہیم موسیٰ صاحب و حاجی محمد رمضان صاحب۔

فارم ممبری

مجھ کو اس انجمن کی اغراض و مقاصد سے پوری ہمدردی ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھکو اس انجمن کا ممبر بنایا جائے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ انجمن سیاسی یا مذہبی انجمن نہیں ہے بلکہ اخلاقی اور اتحادی انجمن ہے اس لئے میں کسی ایسے مسئلہ سے انجمن کو نقصان نہیں دونگا۔ چندہ ارسال ہے۔

دستخط

ہندوستانی پبلک کے عام فائدہ کیلئے

(۱) ہندوستانی پبلک کو یہ خبر بہت مسرت افزا معلوم ہو گی کہ ان کے بھائیوں نے جو مصر میں مقیم ہیں نہایت محنت اور ہمت سے انڈین الیوسی ایشن کی بنیاد رکھی ہے جن کے اغراض و مقاصد اس کے ساتھ الگ الگ شائع ہو رہے ہیں مصر میں ہمارے ملک و قوم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں یہ انجمن انکو دور کر کے ہندوستانی جماعت کو مصر میں ایک معزز حیثیت میں لانے کی فکر میں ہے۔

(۲) اس انجمن کے ممبروں کی خواہش ہے کہ وہ ہندوستان اور ہندوستانی جماعت کو بہت لبرل ترقی کے میدان میں دیکھیں اسلیے ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہندوستانی تجار جو مصر میں اپنی تجارت کو بڑھانا چاہتے ہیں وہ انجمن سے خط و کتابت کر کے مفید مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۳) جو ہندوستانی سیاح یورپ جاتے ہوئے یا آتے ہوئے مصر میں ٹھہرنا چاہیں۔ ان کو مصر کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور اخلاقی مدد دینے کے لیئے ہم تیار رہیں گے۔

(۴) مصری مدارس یا مصر کی کسی اہم چیز کے متعلق کسی ہندوستانی کو کچھ دریافت کرنا ہو گا تو یہ انجمن اُس کے متعلق معلومات یا مشورہ دینے کے لیے ہر وقت تیار رہے گی۔

(۵) اس طرح سے ہندوستانی صحافت کو اگر مصر میں تاریخی یا کسی اہم مسئلہ کے متعلق دریافت کرنا ہو گا تو انجمن بغیر کسی بدل کے اس کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کرے گی۔ اسلیے ہر ہندوستانی کو اس انجمن کا پتہ نوٹ کر لینا چاہیئے۔ تمام خط و کتابت اس پتہ پر ہو۔

(سکریٹری انڈین الیوسی ایشن شارع محمد علی ۱۲۱ مصر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ

حضرت ناناجان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

نمبر (۵)

سلسلہ کی قلمی خدمت کے لیے ان کا قلم علی العموم چلتا رہتا تھا اور ہر مناسب موقع پر نظم و نثر میں مضامین لکھ کر شائع کرتے تھے۔ تبلیغ حق کا ایک خاص جوش ان میں پایا جاتا تھا حضرت ناناجان نے انذر عشیرتک الاقربین پر عمل کر کے اپنے بعض عزیزوں اور قرابت داروں کو کھلے کھلے تبلیغ کے خط لکھے اور بعض خطوط میں اعتراضوں کے جوابات بھی بہت تفصیل اور وضاحت سے دیئے ان میں سے بعض ان ہی ایام میں الحکم میں شائع بھی ہو گئے تھے آج مسئلہ نبوت پر ہمارے اندرونی مخالف مختلف قسم کی جزیات نکالتے اور بحث کرتے ہیں اور اسے جدید عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اعتراف ہم ہر زمانہ میں کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت میر صاحب نے مارچ ۱۹۰۲ء میں ایک خط کا جواب لکھا اور وہ شائع بھی ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ :-

"جونبی دنیا میں آتے رہے ہیں اُن کی بابت اکثر ان سے پہلے نبی اطلاع دیتے رہے ہیں لیکن ایک بھی نبی ایسا نہیں آیا کہ جسکو آتے ہی لوگوں نے بموجب پیشگوئی پہچان لیا ہو"

خلافت ثانیہ میں آپ کا کام

خلافت ثانیہ کے ساتھ اس فتنہ کا کھلا کھلا ظہور ہو گیا جس کو خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ایام علالت میں پرورش پانے کا موقع مل گیا تھا۔ اور اندرونی ریشہ دوانیاں شروع ہو چکی تھیں۔ حضرت ناناجان نے اس فتنہ کے فرو کرنے کے لیے پوری مستعدی اور ہمت سے کام لیا اور باوجود پیرانہ سالی کے تن تنہا ایک لمبا سفر کیا اور مخلصین جماعت کو ابتلا سے بچایا اس سفر میں آپ مدراس تک پہنچے اور حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخص مخلصین میں سے تھے) کو ان غلط فہمیوں سے بچا لیا جو باغی فریق پھیلا رہا تھا۔ ان تمام جدوجہد میں حضرت ناناجان کو ان لوگوں سے بہت کچھ سب و شتم سننا پڑا جو اپنی اغراض کے اسے خلاف سمجھ رہے تھے۔ مگر آپ نے ان باتوں کی ذرا بھی پروا نہ کی اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے سینہ سپر ہو کر تبلیغ حق میں مصروف رہے۔ اور سفر کی دشواریوں اور تکالیف کی کچھ پروا نہ کی اور نہ مخالفت کو کوئی چیز سمجھا۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے نام ایک خط

خواجہ کمال الدین نے ولایت سے آ کر خلافت کا انکار ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کی مخالفت کے لیے ایک سفر کر کے جماعت میں تفرقہ کے کام کو (جو ان کے احباب شروع کر چکے تھے) تقویت پہنچانے کیلیے پورا زور لگایا اور اخبار میں مخالفانہ مضامین لکھنے شروع کیے جنمیں حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دل کھول کر گالیاں دی گئیں۔ حضرت ناناجان ان مضامین کو پڑھکر اپنی ایمانی غیرت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اُنھوں نے خواجہ صاحب کو ایک خط لکھا جس کا اصل مسودہ اب تک میرے پاس موجود ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا کچھ حصہ یہاں درج کر دوں تاکہ احباب کو معلوم ہو کہ حضرت ناناجان کے اندر کیسی ایمانی قوت اور غیور روح بولتی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب خواجہ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا مضمون اس عاجز کی نظر سے گزرا جس میں آپنے ہمارے خلیفہ کو سخت الزام لگائے ہیں جو آپ کی پرہیزگاری اور شرافت اور محبت مسیح پر ہیں نہ ہماری جماعت کو پیر پرست وغیرہ مکروہ اور ناشائستہ الفاظ سے یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پرہیزگاری لندن سے واپسی .... زیادہ بڑھ گئی ہے اور مفتی صاحب پر گولہ باری آپنے فرمائی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر آتش حسد آپ کے دل میں بھڑک رہی ہے اور کسقدر عناد آپ کو ہمارے اور اہل بیت مسیح موعود سے ہے اور کتنا تکبر لارڈ ہیڈلے کے ساتھ کھڑے دیکھ کر آپ میں پیدا ہو گیا ہے۔ عبدہٗ خدا آپکو شرم نہیں آتی۔ خلیفہ اول پر تم نے حملہ کیئے اور سخت شکست کھا کر توبہ کی۔ مکرر بیعت کی پھر بیہودگی شروع کی اور سزا پائی پھر بیعت کی اور سہ کرر تمہارے ایک رفیق نے خط لکھا اور جماعت سے خارج کر دینے کی دھمکی سے ڈر کر پھر تیسری دفعہ بیعت کی اور ہمیشہ نفاق سے کام لیتے رہے اور اندر اندر اپنے حامی اور مددگار بناتے رہے اور جماعت میں تفرقہ ڈالتے رہے اور خلیفہ ثانی تو علانیہ عداوت تمہیں تھی اور پانچوں ملکر زور آزمائی فرماتے رہے۔ تمہارے اتفاق نے جماعت میں نا اتفاقی پیدا کی۔ کاش تم نہ ہوتے تو یہ فساد بھی نہ ہوتا۔ تم مالک بننا چاہتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے نہ چاہا اب کھسیانی بلی ہو کر گالیاں دیتے ہو اور اپنے کرتوتوں کو ہمارے سر تھوپتے ہو۔ اگر مفتی صاحب نے تمہیں یہودا اسکریوطی کہا یہ اُن کی غلطی ہے۔ میں تمہیں یہودا نہیں کہتا بلکہ پولوس کہتا ہوں اور وہ بھی پولوس نہیں بلکہ اُس کا ناقص ظل ناقص بروز ہو اور مجازی پولوس ہو گھٹیا پولوس ہو کیونکہ اسی نے حضرت مسیح کا مطیع اور بندہ فرمان ایک رب اعظم کو بنا دیا۔ اور تم نے ایک شخص کو بھی اپنے مسیح کو نہیں منوایا بلکہ یورپ میں مسیح کا نام لینا بھی تمہارے نزدیک حرام ہے۔ یورپ میں تم نے ایک بھی احمدی نہیں بنایا۔ ہاں روپیہ بہت کمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سچے اسلام کو تم منوانے نہیں گئے جس میں مسیح کا ماننا ضروری ہے۔ بلکہ روپیہ کمانے گئے یہاں سے بھی کئی ہزار روپیہ ایک احمدی سے لیگئے تھے اور وہاں بھی مسیح سے بے وفائی کر کے روپیہ کماتے رہے ایک بھی سچا مسلمان کہیں نہیں بنایا نہ ہندوستان میں نہ انگلستان میں اور حضرت خلیفہ اول کے انتقال پر تمہارے احباب نے تمہاری صلاح سے غدر برپا کیا۔ چونکہ خود خلیفہ بننے کی اُمید تمہیں تھی لہٰذا خلافت سے انکار کر دیا اور دو ہزار آدمی جس میں ہر قسم کے لوگ تھے وہ تو قابل مشورہ نہ سمجھے گئے اور جب قوم نے بیعت کی تو دس پانچ تمہارے یار جدا ہو گئے اور قادیان جس کو مسیحؑ نے مرکز اور دار الخلافہ ٹھہرایا تھا اس سے گریز کر کے لاہور کو دار الخلافہ بنا لیا اور پچاس ساٹھ یا غایت درجہ ستر آدمیوں کے مشورے کو دو ہزار کے مشورہ پر ترجیح دی اور اپنی جماعت میں غیر احمدیوں کو شامل کیا اور روپیہ احمدیوں اور غیر احمدیوں سے وصول کرنے کا حیلہ نکالا مگر اللہ تعالیٰ نے کامیابی نصیب نہ کی۔ پھر اسی قدر گندے اتہام خلیفہ ثانی اور قادیانی جماعت پر گڑھنے شروع کیے کہ الامان الحفیظ مگر دن بدن تمہارے گمراہ کئے ہوئے لوگ اسطرف آتے گئے اور تمہاری طرف باوجود ہزار دن چالوں کے کوئی نہ گیا۔ ورنہ آپ بتائیں کہ اس ڈیڑھ سال میں تمہارے تین خلفاء کے ہاتھوں پر کس قدر نئے مریدین نے بیعت کی میرے خیال میں پچاس آدمیوں نے بھی بیعت نہیں کی اور اسطرف کم از کم اس عرصہ میں پانچ ہزار آدمیوں نے بیعت کی ہے یہ خدا تعالیٰ کی امداد کا ثبوت ہے کہ اس کی مدد ہمارے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں تم غیر احمدیوں کو بھائی مسلمان کہتے ہو اور ہم انھیں مومن مسلمان نہیں کہتے پھر بھی تمہاری طرف تو نہیں آئے اور ہماری طرف پانچہزار آ گئے تم بہکاتے بھی رہے مگر تمہاری کچھ پیش نہ گئی پھر بھی تمہیں خیال پیدا نہیں ہوتا کہ یہ ہوتا کیا ہے کہ حق پر تم ہو اور تائید ہماری ہوتی ہے غیر احمدی مسیح سے لڑ کر تھک گئے اور تم خلیفۃ المسیح سے تھک کر آخر کو بیٹھ رہو گے۔ کوئی دن اور زور آزمائی کر دو آخر ایکدن ایسا آویگا کہ

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کالم ۳)

اصحاب النبی کے اخلاق کی ایک شان

(ماخوذ از اسوہ صحابہ)

مسکین نوازی صحابہ کرام نہایت مسکین نواز اور غریب پرور تھے۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کو مساکین کے ساتھ خاص اُنس تھا۔ اُن کے پاس اکثر بیٹھتے تھے اور اُن سے باتیں کرتے تھے، اسلیے رسول اللہ صلعم اُن کو ابو المساکین کی کنیت سے پکارتے تھے، حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ "میں تمام صحابہ سے قرآن مجید کی وہ آیتیں پوچھا کرتا تھا جو مجھے اچھی طرح یاد تھیں، اور اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ کوئی کھانا کھلائے۔ جب حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے پوچھنے کا اتفاق ہوتا تو وہ پہلے گھر لیجا کر کھانا کھلاتے پھر جواب دیتے اگر گھر میں کچھ نہ ہوتا تو خالی گھی کا کپہ اُٹھا لاتے اور اُس کو پھاڑ ڈالتے اور ہم لوگ اُس کو چاٹ لیتے"۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ معمولاً کسی مسکین کی شرکت کے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اُن کے سامنے جب دسترخوان چُنا جاتا اور اتفاق سے کسی معزز کا گزر ہو جاتا تو اُن کے اہل وعیال اُس کو شریک طعام کر لیتے۔ لیکن وہ خود اُسکو نہیں بلاتے۔ البتہ جب کوئی مسکین سامنے سے گزرتا تو اُسکو ضرور شریک طعام کرتے اور کہتے کہ یہ لوگ اُس کو بلاتے ہیں جس کو کھانے کی خواہش نہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں جس کو کھانے کی خواہش ہے۔

ایک بار اُن کی بی بی کو لوگوں نے ملامت کی کہ تم اچھی طرح اُن کی خدمت نہیں کرتیں۔ بولیں "کیا کروں اُن کے لئے جب کھانا تیار کیا جاتا ہے تو کسی مسکین کو ضرور شریک کر لیتے ہیں چنانچہ اس کے انسداد کے لیے جو فقرا و مساکین اُن کے راستے میں بیٹھتے تھے انھوں نے اُن سے کہلا بھیجا کہ اب اُن کے راستے میں نہ بیٹھو۔ وہ مسجد سے نماز پڑھ کے نکلے تو اُن لوگوں کو گھر سے بلوا بھیجا اُن کی بی بی نے اُن سے کہدیا تھا کہ بلانے پر بھی نہ آنا چنانچہ وہ لوگ نہ آئے۔ تو اس رات کو کھانا نہیں کھایا۔

حضرت حارثہ بن نعمانؓ اندھے ہو گئے تھے اسلیے دروازہ سے ایک دھاگا باندھ رکھا تھا۔ جب کوئی مسکین آتا تو ٹوکری سے کچھ کھجوریں لے لیتے اور دھاگے کے سہارے سے دروازہ تک آکر اُس کو دیدیتے۔ گھر کے لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا یہ کام کر سکتے ہیں۔ بولے "رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مسکین کو دینا بری جگہ گرنے سے محفوظ رکھتا ہے"۔

ایک دن حضرت عائشہؓ روزے سے تھیں اور گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا اسی حالت میں ایک مسکین عورت آئی تو انھوں نے لونڈی سے کہا کہ وہ روٹی اس کو دیدو۔ اُس نے کہا۔ "افطار کس چیز سے کیجیے گا" بولیں دے تو دو۔ شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت بھجوا دیا۔ لونڈی کو بلا کر کہا۔ لے کھا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے۔

استغناء صحابہ کرام اگرچہ مفلس نادار تھے لیکن کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتے تھے۔ ایک بار چند صحابی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعیت کی۔ شرائط بعیت میں ایک شرط یہ بھی تھی،

لا تسألوا الناس شيئا — لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا

ان لوگوں نے اس شدت کے ساتھ اس کی پابندی کی کہ اگر راہ میں کوڑا بھی گر جاتا تو کسی سے یہ نہیں کہتے تھے کہ اُٹھا کر دیدو۔

حضرت ابو بکر صدیق اونٹنی پر سوار ہوتے تھے اور ہاتھ سے لگام گر جاتی تھی تو اونٹنی کو بٹھا کر اُترتے تھے اور خود اپنے ہاتھ سے اُس کو اُٹھاتے تھے۔ لوگ کہتے تھے کہ آپنے ہم سے کیوں نہیں کہا ہم اُٹھا دیتے۔ فرماتے میرے حبیب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کسی سے کچھ نہ مانگ۔

ایک بار آپ نے فرمایا کہ جو شخص ضمانت کرے کہ کسی سے سوال نہ کرے گا میں اُس کے لیئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں آپ کے مولی ثوبان بولے میں یہ ضمانت کرتا ہوں۔ چنانچہ اسکے بعد وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے،

ایک بار حکیم ابن حزام نے آپ سے سوال کیا۔ آپنے اُن کا سوال پورا کیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر عنایت فرمایا لیکن اسکے ساتھ یہ نصیحت بھی فرمائی کہ اے حکیم مال نہایت شیریں اور خوشرنگ چیز ہے جو شخص اُس کو فیاض دلی کے ساتھ لیتا ہے اُس کو برکت نصیب ہوتی ہے۔ جو لوگ اس کو حرص وطمع کے ساتھ حاصل کرتے ہیں اُن کو برکت نصیب نہیں ہوتی۔ اور وہ مثل اُس آدمی کے ہوتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر اُس کا پیٹ نہیں اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہر حال بہتر ہے۔ حضرت حکیم ابن خزام نے اسی وقت عہد کر لیا کہ اب کسی سے کچھ نہ مانگوں گا اور اس عہد کو اس شدت کے ساتھ پورا کیا کہ حضرت ابو بکرؓ ان کو عطیہ دینے کے لیے طلب فرماتے تھے اور وہ انکار کر دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اُن کو عطیہ دینا چاہا مگر اُنھوں نے رد کر دیا۔ بالآخر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مسلمانو! گواہ رہنا۔ میں حکیم کو اُن کا حق دیتا ہوں اور وہ قبول نہیں کرتے"۔

حضرت مالک بن سنانؓ سوال کو اس قدر موجب ننگ وعار سمجھتے تھے کہ ایک بار تین دن تک بھوکے رہے لیکن کسی سے کچھ نہیں مانگا، رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ جس شخص کو عفیف المسالہ شخص کا دیکھنا منظور ہو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے

اصحاب صفہ اگرچہ ناداری کی وجہ سے بالکل دوسروں کے دست نگر تھے تاہم الحاح اور لجاجت کے ساتھ سوال کرنا اُن کی شان سے بالکل بعید تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اُن کے مخصوص وصف امتیازی کی تعریف کی ہے

يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيمهم لا يسئلون الناس الحافا ه

ترجمہ: جو لوگ اُن کی حالت سے ناواقف ہیں۔ وہ اُن کی غیر سائلانہ بے نیازی سے اُن کو دولت مند سمجھتے ہیں تم صرف اُن کے بشرے سے اُن کو پہچان سکتے ہو۔ کیونکہ وہ کسی سے گڑگڑا کر کچھ نہیں مانگتے۔

مجامع عام میں غیروں سے مانگنا تو بڑی بات ہے۔ صحابہ کرام کی غیرت اس کو بھی گوارا نہیں کرتی تھی کہ ماں باپ سے بھری محفل میں سوال کیا جائے۔ حضرت فاطمہؓ گھر کے کام کاج سے تنگ آگئی تھیں، رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ لونڈی غلام آئے حاضر خدمت ہوئیں کہ آپسے ایک غلام مانگیں دیکھا کہ آپ سے کچھ لوگ باتیں کر رہے ہیں، شرم کے مارے واپس آگئیں۔

اگر کبھی سوال کا موقع بھی آتا تو صحابہ کرام شرم وحیا سے علانیہ سوال نہیں کرتے تھے بلکہ صرف حسن طلب سے کام لیتے تھے۔،

حضرت ابو ہریرہؓ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ جن کا تمغہ امتیاز صرف فقر وفاقہ تھا اُن کی حالت یہ تھی کہ بھوک کے مارے زمین پر پیٹ کے بل پڑ رہتے تھے، پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے لیکن کسی سے علانیہ کچھ نہیں مانگتے تھے۔ ایک روز شاہراہ عام پر بیٹھ گئے، حضرت ابو بکرؓ کا گذر ہوا تو اُن سے ایک آیت پوچھی۔ وہ گذر گئے اور کچھ توجہ نہ کی۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ اس حسن طلب سے اُن کا مقصد صرف یہ تھا کہ کوئی صاحب متوجہ ہوں اور اپنے ساتھ لیجا کر کھانا کھلائیں۔ لیکن دستگیر کونین کے سوا کون ان لطیف اشاروں کو سمجھ سکتا تھا؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپنے فوراً ان کی ضرورت کا احساس کیا اور ساتھ لیجا کر اُنکو اور اُن کے ساتھ تمام اہل صفہ کو دودھ پلایا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

حق کھل جاوے گا۔ لیکن اسوقت تمہیں شاید ہدایت نہ ہو کیونکہ تم اول منکر ہوئے ہوئے ہو اور جان بوجھ کر سوئے ہو تمہیں دھوکہ نہیں لگا بلکہ تم جہان کو دھوکہ دیکر اسطرف پھیرنا چاہتے ہو آپ نے صریح حضرت مسیح ومہدی کی مخالفت پر کمر باندھی ہے اور اُن کی وحی کا انکار کیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں

یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

یعنی سلسلہ احمدیہ کی یہ بنیاد ہیں تم ایمان سے کہو کہ تم اس بنیاد کو اکھیڑنا چاہتے ہو یا قائم کرنا بیشک تم اس سلسلہ کی بنیاد کو اکھیڑنا چاہتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ اس بنیاد کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ تم اللہ تعالیٰ سے لڑ رہے ہو جس قدر تم میں زور ہے اس سے لڑو آخر بچھڑو گے اور بری طرح بچھڑو گے۔ ایسے بچھڑو گے کہ ہڈیاں پسلیاں چور ہو جاوینگی۔ ہمیں تم جس قدر چاہو گالیاں دیلو اور اپنے معتقدین سے دلواؤ مگر ہم نصیحت سے باز نہیں رہ سکتے۔

(باقی صفحہ ۵)

درخواست دعا ماسٹر محمد نعیم الدین صاحب احمدی محاسب انجمن احمدیہ بمبئی عرصہ سے بعارضہ بیچش مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُن کو کلی صحت عطا فرمائے۔

(محمد عبیب عفی عنہ)

عالم اسلامی

پولینڈ کے مسلمان

اُن کی مذہبی و معاشرتی حالات

انجمن میرزا کریشنسکی جغرافی بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے قاہرہ آئے ان کے پاس متعدد اکابر اخبار نویس ملاقات کے لئے گئے۔ یہ تیس سال کے جوان ہیں داڑھی صاف ہے بہت مونچھیں رکھتے ہیں اور تاتاری نسل سے ہیں ان کے آباؤ اجداد مشرق سے مغرب کی طرف حملہ کرتے ہوئے گئے تھے اور پھر وہاں انھوں نے سکونت اختیار کر لی۔ لباس عادات۔ عقل کے لحاظ سے یہ پورے مغربی ہیں مگر ان کے قلب میں اسلام کا جذبہ اور ان کے چہرے پر اسلام کا نور موجود ہے انھیں اپنے اسلام پر فخر ہے اور چاروں طرف مسیحی قوم سے گھرے ہونے کے باوجود یہ لوگ پنجوقتہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور اسلامی روایات کو زندہ رکھتے ہیں جو شخص ان سے ملتا تھا وہ محسوس کرتا تھا کہ اُن میں اور ہم میں ایک خاص اسلامی رشتہ ہے جو شرق و غرب کی پابندیوں سے بالاتر ہے اس کی وجہ سے شرقی اور غربی دونوں بھائی بھائی ہو سکتے ہیں

انھوں نے پولینڈ کے مسلمان بھائیوں کے حالات سنائے ان کی تعداد بارہ ہزار کے قریب ہے۔ خدا کے فضل سے ان میں نماز کا چرچا ہے اور دیگر فرائض اسلامیہ کے بھی پابند ہیں ابتداء میں یہ لوگ شاہ پولینڈ لادیسلاس کی مدد کے لئے آئے تھے جو اس زمانہ میں پرشیا سے جنگ کر رہا تھا اور ان ہی کی وجہ سے انھیں فتح نصیب ہوئی۔ اس امداد کے سلسلہ میں بڑی جاگیریں ملیں۔ عرصہ دراز تک اسطرح اطمینان و سکون کے ساتھ آباد رہنے کے بعد وہ وقت آیا کہ جب یہ روس کے ماتحت ہو گئے۔ حکومت روس نے ان کی آزادی میں صرف اس قدر فرق کیا کہ ان کے جو بچے مسیحی بیویوں سے ہوتے تھے ان پر حکومت قبضہ کر لیتی تھی۔ دیگر لحاظ سے انھیں پورے حقوق حاصل تھے۔ لیکن جب پولینڈ کو بھی حکومت خود اختیاری ملی تو انھیں ان بچوں کو بھی مسلمانوں کی طرح پرورش کرنے کا پھر حق حاصل ہو گیا جو مسیحی ماؤں سے ہوتے تھے۔

انھوں نے بتایا کہ پولینڈ کی مسلمان عورتوں میں تعلیم بہت ہے پردے کی رسم وہاں نہیں ہے اور عورتیں بھی مردوں کی طرح زندگی کے تمام مشاغل میں حصہ لیتی ہیں۔ پولینڈ کی مسیحی عورتوں سے وہاں کی مسلم عورتیں زیادہ ترقی کئے ہوئے ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں۔

طلاق کے معاملہ میں مسلم عورتیں اسلامی طریقہ پر عامل ہیں۔ پولینڈ کے علماء سیاہ جبہ پہنتے ہیں اور مشرقی علماء کے طرز پر رہتے ہیں اُن کے لئے ایک مفتی بھی ہے۔ یہ لوگ قرآن عربی میں پڑھتے ہیں مگر لکھا ہوا لاطینی حروف میں ہوتا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ اپنے قلب میں یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم پولینڈ میں اجنبیوں کی طرح ہیں اُنھوں نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔ ہم اپنے آپ کو ہر لحاظ سے پولینڈ کا باشندہ سمجھتے ہیں۔ ہم تمام دیگر اہل پولینڈ کا باشندہ سمجھتے ہیں۔ ہم تمام دیگر اہل پولینڈ کی طرح سیاسی مقاصد رکھتے ہیں اور بجز اس کے کہ ہم مسلمان ہیں تمام تحریکات میں اہل پولینڈ کے ساتھ ہیں۔ ہم یہ ذرا بھی محسوس نہیں کرتے کہ ہم پولینڈ میں اقلیت کی حالت میں ہیں۔ انتخابات میں کبھی ہماری علیحدہ نمائندگی نہیں ہے بلکہ تمام دیگر لوگوں کے ساتھ ملکر حصہ لیتے ہیں اور جو اصول تمام پولینڈ والوں کے لئے ہیں وہی ہمارے لئے ہیں۔ پولینڈ کے مسلمان زیادہ تر تجارت و زراعت کرتے ہیں اور بعض حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر مامور ہیں بعض ان میں سے نامی گرامی علماء بھی ہو چکے ہیں۔ مثلاً طوکان میرزا برونو فسکی۔ اقتصادیات کے مشہور پروفیسر اور ایک جید عالم ہیں۔

بولشوزم کے متعلق اُنھوں نے کہا کہ یورپ کے حالات کو دیکھتے ہوئے تو بالشوزم بہت مبارک تحریک ہے۔ کیونکہ یورپ میں سرمایہ داری کی بہت مصیبت ہے۔ جسے ختم کر دینا بولشوزم کا مقصد ہے یورپ میں عوام کی محنت سے چند افراد فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بولشوزم اس کے خلاف ہے لیکن بولشوزم ہر دین کے لئے بڑا خطرہ ہے اسلامی نقطۂ نظر سے اس سے بہت خطرہ ہے بالشوزم ملکیت کے حقوق کو بالکل تسلیم نہیں کرتی اس کا مقصد ہے کہ دنیا سے ملکیت کا اُصول بالکل اُٹھ جائے۔ اور یہ اسلامی اصول کے خلاف ہے۔

فلسطین کا جدید ہائی کمشنر

لندن ۲۳- "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم بیت المقدس لکھتا ہے کہ عام طور سے اس کی توقع نہیں تھی کہ لارڈ پلومر فلسطین کے ہائی کمشنر مقرر ہو جائیں۔ لیکن بہرحال اس رائے کو بہت اچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ عرب قوم پر جدید ہائی کمشنر کے وقار کا بہت اثر پڑا ہے اور ان کو خوشی ہے کہ وہ یہودی نہیں ہیں۔

بعض یہودیوں کو کچھ مایوسی ہی تھی۔ کیونکہ قدیم سے یہودی کمشنر مقرر کیا جاتا تھا۔ لیکن اب اس قدیمی روایت کو توڑا گیا ہے اگرچہ سنجیدگی سے یہ کبھی خیال نہیں کیا گیا کہ یہ قاعدہ کلیہ ہی بنجائے گا اور غیر یہودی کمشنر نہ ہو سکے گا۔

انگریزی قوم لارڈ موصوف کے تقرر پر بہت خوشی کا اظہار کرتی ہے اور ان کے تقرر کو نہایت دانشمندانہ فعل بتاتی ہے۔ کیونکہ موجودہ مقامی سیاسیات کا اقتضا یہی تھا کہ عام طور سے خیال کیا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے سیاسی فائدہ اور صلح ہو جائے گی اور مستقل قریب کے لئے مفید ثابت ہو گا ہے۔

مسئلہ حج اور حکومت مصر

قاہرہ - ۲۵ رمئی سرکاری بیان مظہر ہے کہ حکومت مصر نے مذہبی پیشواؤں سے باہم مشاورت کے بعد اعلان کر امسال حاجیوں کی حج کے لئے جانا خطرہ سے خالی نہیں ہے اگر کوئی جائے تو اپنی ذمہ داری پر جا سکتا ہے۔ واپسی کا کرایہ جمع کرنا پڑے گا۔

مصر میں موتمر اسلامی کا انعقاد

مولانا حسین والی صاحب سکریٹری موتمر اسلامی اپنے نامۂ مودت شمامہ میں سلام مسنون اور حمد و درود کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"میں اپنی ذات اور صاحب فضیلت استاذ العلماء شیخ الجامع الازہر اور دیگر علمائے مصر کی طرف سے شرف نیابت حاصل کرتا ہوا آپ کی خدمت میں اور مسلمان بھائیوں کی خدمت میں پاکیزہ سلام کا ہدیہ اور آپکو اور تمام برادران اسلام کو عید الفطر کی تقریب پر تحفۂ تہنیت پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو ہر خیر و برکت کا مورد بنائے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے نامہ ہائے تقدیر میں کلک قدرت سے نعمت توفیق عطا فرمائے اور ہمارے تمام اعمال میں درستگی پیدا فرمائے۔ ہم کو نکتہ مشترکہ پر مجتمع و متحد کر دے اور ہم تمام کو اس راستہ پر جمع کر دے جو منزل مقصود تک لیجانیوالا ہو۔ مصر کے علمائے اسلام کو مسلمانان ہندوستان کی ہمتوں اور ان کی غیرت دینی کی نسبت بڑی بڑی اُمیدیں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ جہان بھر کے مسلمانوں میں مستحسن مفاہمت کرا سکیں گے یہاں تک کہ مسلمانوں کے لیے مسئلہ خلافت میں مضبوطی اور پختگی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن خلافت ہی وہ مسلک رابطہ ہے جس میں مسلمانوں کے بعض گروہ بعض دوسروں سے مربوط ہو سکتے ہیں اس کی تکمیل کے لیئے جو سب کو مطلوب ہے اور سب پر عیاں ہے۔ علماء مصر یہاں ایک اسلامی کانفرنس کرنا چاہتے ہیں تاکہ بحث ہو۔ ملاقاتوں اور تبادلۂ آراء سے اس مسئلہ عظیمہ کے متعلق وہ کسی فیصلہ پر پہنچ جائیں۔ جن کارکنوں کے ذمہ اس کانفرنس کے انعقاد کا انتظام سپرد ہوا ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسئلہ مذکور کے ضمن میں جو رائے آپ پیش کرنی چاہیں آپ اس سے موتمر دفتر خلافت کو مطلع کر دیں تاکہ آپ کی رائے سے کانفرنس کو باخبر کر دیا جائے اور اس پر بحث و تمحیص کرے۔"

ترکی میں نئے مہاجرین کی آمد

صربیا کے مسلمانوں میں تحریک

جنوبی صربیا اور خصوصاً برشلنا کے علاقہ سے مسلمان ہجرت کر کے ترکی آ رہے ہیں۔ روزانہ ریلوے اسٹیشنوں پر غریبوں اور امیروں ہر قسم کے آدمیوں کا ہجوم رہتا ہے۔ ان میں سے ایک نے "اقدام" کے نمائندے سے کہا کہ اس ہجرت کا سبب تم اخبار نویس ہی لوگ ہو۔ آستانہ کے اخبارات نے یہ خبریں شائع کی ہیں کہ ترکی و صربی حکومتوں میں یہ قرار پا گیا ہے کہ تیس ہزار صربی مسلمانوں کو ترکی حکومت اپنے ملک میں قبول کرنے کو تیار ہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہاں کے لوگوں میں یہ تحریک شروع ہو گئی اور بہت لوگ اپنا مال و اسباب اور جائداد فروخت کر کے ترکی طرف روانہ ہو گئے تاکہ سب سے پہلے اس حق سے فائدہ اُٹھائیں اب ان لوگوں کا صربیا جانا خارج از بحث ہے کیونکہ وہاں کی سب چیزیں فروخت کر چکے

یادِ حبیب کو تازہ رکھنے کے لیئے اسکے کلام و حالات کو پڑھو

یادِ حبیب کو تازہ رکھنے کے لئے اور کونوا مع الصادقین کے ارشاد پر عمل کر کے اس کے روحانی فوائد حاصل کرنے کے لیئے ایک عجیب نسخہ یہ بھی ہے کہ

حضرت مسیح موعودؑ کے حالات زندگی پڑھو!

ان حالات زندگی سے معلوم ہوگا کہ آپ کس خاندان میں پیدا ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت کن حالات میں ہوئی اور آپ کے مشاغل زندگی کیا تھے؟ خدا تعالیٰ سے اور اس کی مخلوق سے ان ایام میں آپ کے تعلقات کس قسم کے تھے آپکی سوانحعمری کے دو حصے اس قسم کے مضامین پر مشتمل شائع ہو چکے ہیں، اور حیات النبی کے نام سے موسوم ہیں۔ قیمت دو جلد دو روپیہ آٹھ آنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شمائل و اخلاق

سوانح زندگی کے ساتھ جو چیز خدا تعالیٰ کے ماموروں کے ذریعہ حیرت انگیز تبدیلی انسانی قلوب میں کرتی ہے۔ وہ ان کے اخلاقی معجزات ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ دنیا کے لئے نمونہ ہو کر آتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی سیرۃ اور آپکے کریکٹر کی اعلیٰ شان کا علم حاصل کریں تو

سیرت مسیح موعودؑ

کا مطالعہ ضروری ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے، یہ شمائل و اخلاق کی جلد کا پہلا حصہ ہے جس میں حضرت کے شمائل و عادات و معمولات آپکے فلسفہ اخلاق کا امتیاز اور آپؑ کے اخلاق فاضلہ کا بیان واقعات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دوستوں کو ارمغان دینے کے قابل ہے اور سعادت مند اور نیک الطبع تعلیمیافتہ جماعت کے افراد میں تبلیغ کا خدا چاہے تو بہترین ذریعہ ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (۱؎۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مکتوبات اپنی زندگی میں مختلف مذاہب کے لیڈروں اور مبلغین کو لکھے اور اپنے مخالفین اور دوستوں کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اس وقت تک چھ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور چار جلدیں اس سلسلہ کی اور باقی ہیں۔

یہ خطوط جو دوستوں کو لکھے ہیں اپنے اندر ایک زندگی کی روح اور قوت رکھتے ہیں اور نہایت بیش قیمت مضامین پر مشتمل ہیں تصوف کی حقیقت اور قرب الٰہی کے حصول کے سادہ آسان طریق غرض عجیب و غریب مضامین پر بحث ہے خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان۔ دعاؤں کی قبولیت کے راز اور دعاؤں کے اثر اور قوت کے اعجاز کا ایک لطیف بیان ان میں ملیگا اور جو خطوط مخالفین اسلام اور سلسلہ کو لکھے ہیں ان میں صداقت اسلام کے زبردست دلائل قرآن مجید اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اعجازی قوت اور جلالی اور جمالی شان کا اظہار پرشوکت الفاظ میں کیا گیا ہے۔

غرضکہ یہ مجموعہ قابل دید ہے۔ ہر جلد کی قیمت جو کچھ نہیں ۸/ رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُرانی تحریریں

حضرت مسیح موعود کی وہ تحریریں جو آپنے اپنی بعثت سے پہلے لکھیں تھیں، جمع کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ پہلے شائع ہوا تھا اور باقی حصص اب ان شاء اللہ یکے بعد دیگرے شائع ہوں گے۔ ان تحریروں میں بعض نہایت عجیب و غریب اور قیمتی جواہرات ہیں جن کو دنیا اب کسی قیمت پر بھی فروخت نہیں کر سکتی مگر ایڈیٹر الحکم اپنی خوش قسمتی پر نازاں ہے کہ

اس کے گھر میں یہ دولت موجود ہے

مگر اس نے ارادہ کیا ہے کہ یہ دنیا کا حق ہے اسی کو دیدیا جاوے اسلئے جلد سے جلد شائع کرنے کی ان شاء اللہ کوشش کی جاوے گی مگر اس کی اشاعت جماعت کے حوصلہ پر موقوف ہے جبتک کم از کم ایک ہزار درخواست نہ ہوئیں نہیں شائع کرونگا۔

ان ہی جواہرات میں سے ایک

قرآنی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہے

اور ایک پادری مورلیس اور سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت پر محاکمہ ہے ان میں سے ہر ایک کی قیمت فی جلد ڈیڑھ روپیہ ہوگی۔

احباب درخواستیں بھیجیں اور یہ تمام کتابیں

منیجر اخبار الحکم قادیان دارالامان

کے نام درخواست بھیجنے پر مل سکتی ہیں

اکسیر الاجسام

یا

کیمیائے بدن

(فاحفظہٗ فانہ من اسرار الخفیہ)

چند دوستوں کے اصرار و سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات کے شروع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ دوا اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ طاقت کو واپس لانے والی اور دوائی اس کے برابر دنیا میں کم میسر ہو سکیگی۔ بلا ریب یہ ضعف کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے خواہ کتنی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو دودھ جس قدر بھی پیا جائے ہضم ہو جاتا ہے اس کے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔

دماغ۔ دل۔ جگر۔ گردہ و مثانہ کی طاقت بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے مثانہ کے تمام امراض اس کے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے۔ قیمت فی شیشی جس میں تین رتی دوائی ہوگی عـــہ/ علاوہ محصولڈاک ہوگی مقدار خوراک ایک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔ غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اسکے لیے ہرگز درخواست نہ بھیجیں

ضروری گزارش

چونکہ دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں اسلیے جبتک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائیں گی میں دوائی تیار نہ کر سکوں گا اسکا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جاوے بلکہ اس سے میرا منشاء درخواست خریداری سے ہے کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے یہ وہ دوا ہے جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے جس کی تین رتی تمام عمر کیلیے کفایت کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ علیم ہے کہ میں نے فوائد اور محنت کے مقابلہ میں اس کی قیمت کے کم کرنے میں کسی حد تک ایثار سے کام لیا ہے تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی

تمام درخواستیں بنام منیجر اکسیر الاجسام دار الفضل قادیان آنی چاہئیں

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام

دار الفضل۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

(خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان دارالامان سے شائع کیا)